جنگ کے سب ایک ہیں

انسانیت کی تاریخ میں کئی جنگ کی کہانیاں
دیکھنے کو ملتی ہے۔ چاہیں وہ عالمی جنگ I یا II ہو
یا الیکسانڈر کی جنگ ہو۔ مذہبی کتابوں میں بیان کی
گئی جنگ ہو یا تاریخ کی کتابوں میں بیان کی گئی جنگ ہو
ان سب میں یہ صاف دکھتا ہے کہ جنگ کسی مسئلہ
کا حل نہیں ہے بلکہ وہ خود ایک مسئلہ ہے۔ کبھی ملکوں
کے بیچ یا کبھی قوموں کے بیچ ہر بار زندگی عام انسان
کی خراب ہوئی ہے۔ کبھی مذہب کے نام پر کبھی
جگہ کے نام پر جنگ ہوتی رہتی ہیں۔ وجہ کچھ بھی
ہو ہمیشہ عام انسان اس جنگ کی قیمت چکاتے
ہے۔

زمانے گزر گئے لیکن آج بھی ہماری دنیا
میں جنگ بڑھتی جا رہی ہے۔ چاہیں وہ اسرائیل یا
فلسطین کی جنگ ہو یا رشیہ اور اکرین کی جنگ ہو
سب ہماری دنیا کے لیے بہت بڑا خطرا ہے۔ آج ہم
سوشیل میڈیا کے زمانے میں جیتے ہیں روز
ہم کو دیکھنے کو ملتا ہے کہ کتنی بری حالت میں ایک
ملک کے لوگ ہیں۔ دنیا کے کونے کونے کے بارے میں

علم رکھنے والے آج ہم لوگ کچھ زیادہ نہیں کر سکتے۔
لیکن انصاف کے لئے اپنی آواز کو بلند ضرور کر سکتے
ہیں۔ اس جیش کو ہم نے حقیقت میں دیکھا ہے۔
فلسطین کے جنگ کے وقت وہاں کی قوم مدد کے لئے
شوشل میڈیا پر آتی ہے۔ اپنی تکلیفیں ہم کو دیکھاتی
ہے۔ کیسے ایک ساتھ کئی لوگوں کو بمب سے مار دیا
جاتا ہے، اسپتالوں کو مدرسوں کو اسکولوں کو ختم
کردیا جاتا ہے۔ ایک باپ کا بچہ لہو میں رنگا ہوتا ہے
لیکن اسپتال نہ ہونے کی وجہ سے وہ مر جاتا ہے۔
عمارتیں زمین پر آجاتی ہیں ان کے نیچے پھنسے
لوگ دیکھتے رہتے ہیں کہ کب کوئی آئے اور ان کو
اس ملوے سے نکالے، لیکن کوئی نہیں آتا وہ وہیں
دفن ہو جاتے ہیں۔

نہ خوشی کے لئے کوئی جیش ہوتی ہے
نہ غم کے لئے سب ختم ہو جاتا ہے۔ مدرسے اور
اسکول مٹی میں ہو جاتے ہیں اسلئے جنگ ختم
بھی ہو جائے تو اس ملک کی قوم کے بچے سالوں
تک پڑھائی نہیں کر پاتے ہیں۔ علم کی کمی ہونے
کی وجہ سے وہ ملک اور مشکلات میں ہو جاتا ہے۔
نہ ڈاکٹر ہوتے ہیں نہ عمارت بنانے والے انجینیر۔

(Note: This page will be scanned to publish the article in schoolwiki. So, Write neatly. Don't fold paper. Don't write overleaf).

جب کوئی ما پیٹ سے ہوتی ہے تو جنگ کے
خوف سے یہ تو بچہ اندر ہی مرجاتا ہے یہ تو
وہ باہر آنے کے بعد مرجاتا ہے - اگر وہ زندہ بھی
رہے تو اسکو کوئی بیماری ہوجاتی ہے
اگر سب سہی سے ہو جائے تو یہ تو ما نہیں
بچتی یہ باپ پہلے ہی جنگ کی بدولت مر
جاتا ہے - جنگ کے دوران پیدا ہونے والے بچے
کسی نہ کسی تخلیق سے گزرتے - جنگ میں
پیدا ہوا خوف انکے سینے میں زندگی بھر کے لئے
رہتا ہے -

یہ حال نہ صرف فلسطین میں ہے بلکہ اکرین،
میں بھی ہے - یہ حال ہر اس ایک ملک کا ہے جو
جنگ میں پھنس جاتا ہے - بڑے ملک جیسے
امیریکا، رشیہ کے پاس خطرناک ہتیار ہیں اور
بڑی فوج بھی اسلئے ان سے جنگ کرنے سے پہلے ہر
ایک ملک سوچتا ہے لیکن جو ملک غریب ہے جیسے
فلسطین، اکربھی وہ شامل ہو جاتی ہے جنگ میں
اور اگر بچ بھی جائیں تو وہ ترقی حاصل کرنے میں
سالوں لگا دیتے ہیں -

ملکوں کے بیچ جنگ نہ ہو اسلئے یو-این
جیسے مجلس بنائے گئے ہیں - لیکن ان مجلس
میں کئی پریشانیاں موجود ہیں، امیرکا، رشیہ اور
بڑے ملکوں کے پاس ویٹو پور ہے، اگر اس دنیا کا
ہر ایک ملک کسی نہ انسانی کے خلاف ووٹ دے
اور یہ بھی جنگ روکنا چاہیے تو وہ روکہ نہیں سکتا
اگر ویٹو پور والہ ایک ملک بھی سپورٹ نہ دے اور
سارے ملکوں کے ساتھ جنگ کو نہ رکوانا چاہیے-

کئی چھوٹے ملک بڑے ملکوں کے ساتھ ہو جاتے
ہیں جیسے ارب کے علاقے میں اپنی طاقت بڑھانے
کے لئے امیرکا اسرائیل کے ساتھ ہوتا ہے - ابھی
جب اران نے اسرائیل پر حملا کیا تو امیرکا نے
اپنے سب سے خطرناک ہوائی جہاز کو
استعمال اران کو حملا کرنے کے لئے کیا - یہ براک اوباما
کے وقت عراق میں سدام حسین کو مروایا اور
امریکا سے دوستی رکھنے والی حکومت کو عراق میں
بنا کیا - اس دنیا میں ایسے کئی نمونے ہے جو ہم کو
دیکھاتے ہیں کیسے لوگ حکومت اور دنیاں میں
اپنی طاقت دیکھانے کے لئے جنگ کرواتے ہیں -
چینا کا ہونگ کونگ کے لئے جنگ کرنا ہو یہ ویتنام

کے لئے۔ سب یہیں دیکھتا ہے کہ جتنی حکومت
ملسکے وہ ان ملکوں کے لئے کم ہے۔

لیکن کسی بھی ملک میں جب
جنگ کی جاتی ہے تو بڑے بڑے رہنما لوگ بچ جاتے
ہیں اور صرف عام لوگ کیڑے مکوڑوں کی طرح مرتے
رہتے ہیں۔ مگر جب انسان ساتھ آتے ہیں
تو بڑی سے بڑی حکومت کو ختم کر سکتے ہیں۔
جیسے سوشیل میڈیا کے ذریعے جب لوگوں نے خوفناک
تصویریں بیان کی تو وہ سڑکوں پر آگئے انصاف
کے لئے۔ جب ہر طریقے سے عام لوگوں نے حکومت
کے خلاف آواز اُٹھائی تو آخر میں جنگ روکنی ہی
پڑی کیوں کی عام انسانوں کی وجہ سے ہی بڑے بڑے
ملک آج قابو میں ہے اور اپنی طاقت کی کرسی پر بیٹھو
پائے ہیں۔

عالمی جنگ II کے بعد کئی ملک ایسے تھے جو
چاہتے تھے امن کی راہ پر چلنا اسلئے کئی ملکوں نے
اپنی نوکلیر ہتھیاروں کو ختم کر دیا ان میں سے ایک
اکرینین بھی تھا۔ لیکن جب آج اس کے پاس وہ
نوکلیر ہتھیار نہیں ہے تو آج اس کو رشیہ کا ظلم بیان کرنا

بڑھ رہا ہے - اس سے کئی ملک یہ سوچنے لگے کہ خطرناک ہتھیار نہ ہونا مطلب جنگ کو اپنے پاس بلانا ہے۔ اور کچھ دن پہلے جب ڈونالڈ ٹرمپ نے وینیزویلا (venenzuela) پر حملہ کیا اور صرف دس منٹ سے کم وقت میں وہاں کے پریسیڈنٹ کو امیرکا لیکر آئے تو اس سے دوسرے ملکوں میں خوف پیدا ہو گیا کہ اگر وہ نہ ہوں اسلئے وہ بھی اپنی طاقت کو بڑھانے کے لئے خطرناک ہتھیار کو بنانے لگے ہیں -

جب ہر ملک کو طاقت چاہئے تو وہ اپنی فوج کو بڑھانے ہیں اور خطرناک ہتھیار بناتے ہیں اس سے اگر اگلی عالمی جنگ ہوتی ہے تو وہ دنیا کو ختم کر سکتی ہے - جیسے البرٹ اینسٹین (Albert Einstein) نے کہا تھا " میں نہیں جانتا کہ عالمی جنگ III کس ہتھیار سے لڑی جائے گی لیکن میں یہ جانتا ہوں کہ عالمی جنگ IV لکڑیوں سے لڑی جائے گی -

اس لئے اس دنیا میں رہنے والے ہر انسان کو جنگ کے خلاف آواز اُٹھانی ہوگی - حکومت کو بتانا ہوگا کہ وہ عام انسان کی وجہ سے کرسی پر ہیں اور جنگ جب ہو تو اس کے لئے کئی طریقے استعمال

کریں جیسے اس ملک کو جنگ قائم رکھنے کے لئے جہاں
سے پیسے ملتے ہیں وہ راستے کو بند کریں - ہم نے جیسے
ابھی دیکھا کے لوگ جنگ کرنے والے ملک کی کمپنیوں کو
بوئکوٹ کرتے ہیں جس سے اس ملک میں پیسا کم
ہو جائے اور وہ ملک جنگ روکنے کے لئے راضی ہو جائے -
جب ہم کسی چیز کو بوئکوٹ (Boycott) کرتے ہیں
تو اس ملک کی ایکونومی (Economy) کمزور ہو جاتی
ہے اور جب یہ ہوتا ہے تو وہ ملک غریبی میں جانے
لگتا ہے - اور جب ایسا ہوتا ہے تو اس ملک کے لوگ
حکومت کے خلاف سڑک پر جاتے ہیں جس سے وہ
حکومت مجبور ہو جاتی ہے کہ جنگ روکنی ہی پڑے گی -
رہنما ڈرتے ہیں کے عام انسان سڑک پر نہ آجائے اور غریب
اپنا حکم نہ ماننے لگے اسلئے وہ ڈرتے ہیں ہم جیسے عام
انسانوں سے - ایک انسان اس دنیا میں بہت زیادہ
طاقت لا سکتا ہے لیکن اکیلے نہیں وہ ایک انسان کو ہمیشہ
اس کے جیسے عام انسان کی مدد چاہئے -

"عمل سے ہی زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم
خاکی ہے فطرت سے نہ نوری نہ ناری ہے"

یہ شعر ہم کو بتاتا ہے عمل کرنے کے لئے جب ہم دیکھتے

ہمیں کسی کونے میں نا انصافی ہو رہی ہے تو ہم کو چاہئے
کہ اس کے خلاف آواز اٹھائے صرف سوچنے ~~کچھ~~ کچھ
نہیں ہوتا ہے۔ اگر ہم یہ سوچ کر رہ جاتے ہیں وہ تو
دوسرے ملک میں ہو رہا ہے ہم کو اس سے کو مطلب نہیں
ہے تو وہ غلط ہے آج وہ جو دوسرے ملک کے لوگوں کے ساتھ
ہو رہا ہے کل کو تمہارے ملک کے ساتھ ہوگا۔

جنگ نہ اسپتال چھوڑتی ہے نہ اسکول نہ ~~مسجد~~
مسجد نہ مندر۔ جب جنگ میں موت آتی ہے تو نہ
عمر دیکھی جاتی ہے نہ رنگ۔ دونوں طرف کے لوگوں کو بہت
زیادہ نقصان ہوتا ہے اور دونوں طرف کے عام لوگ
کیڑوں کی طرح مار دئے جاتے ہیں یہ بھوکے پیاسے
چھوڑ دئے جاتے ہیں۔ دونوں ملکوں میں ہی طاقت کم
ہو جاتی ہے اور جو ترقی ہوئی ہوتی ہے وہ ختم ہو جاتی
ہے۔ اور دونوں طرف کے لوگوں کو واپس پہلے جیسے ہونے
کے لئے کئی سال لگ جاتے ہیں۔ نہ ان کو تعلیم حاصل
ہو پاتی ہے نہ بیماری کا علاج۔ جنگ حکومت کے پیسوں
کا ایک نشہ ہے وہ عام انسان کو ختم کر دیتا ہے
نہ وہ حکومت دیکھتی ہے کہ کتنے لوگ مر جاتے ہیں
نہ وہ دیکھتی ہے کہ ایک انسان کی زندگی بھر سے بنائے
کام کو وہ ختم کر رہی ہے۔

نہ وہ یہ دیکھتے ہیں کہ کتنے لوگ آنات ہوجاتے ہیں اور
کتنے عمارت جو سالوں سے وہاں ہے آج انکی بدولت
ختم ہوجاتی ہے۔

حکومت میں بیٹھے رہنما اندھے ہوجاتے ہیں
نہ انکو موت دکھتی ہیں نہ انکو مرتے چھوٹے
بچوں کی آواز آتی ہے۔ وہ اپنی طاقت کے نشے میں
سب کو ختم کردیتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں کہ
وہ لوگ مر رہے ہیں۔ وہ اپنی کرسی کے لیے کچھ بھی
کرسکتے ہیں جنگ کرواتے بھی اور جنگ روکنا بھی۔
جیسے دونالڈ ڈرمپ (Donald Trump) کا نام ایپسٹین
فائل (Eipstein File) میں آیا تو اس نے وینیزویلا
(Venezuela) پر جنگ شروع کردی جس سے اس کے پاس
آنے والے سوال جنگ خلاف ہوگئے نہ کے اس کے عمل
کے خلاف۔

ہم عام انسان ہے جو اس حکومت کو قائم رکھتے
ہیں۔ اور اگر ہم الگ ہوگئے اور ایک دوسرے سے مذہب
ذات کے نام پر نفرت پھیلانے لگے تو یہ رہنما کبھی ہماری
عزت نہیں کریں گے آپ سوچیئے اور سمجھیے اور
اخوت کا پیغام پھیلائیے۔

(Note: This page will be scanned to publish the article in schoolwiki. So, Write neatly. Don't fold paper. Don't write overleaf).

Item Code: 646 Participant Code: 056

اگر ہم ہر طرف سے حکومت کو دیکھائینگے کہ ہم ہے جس
کی بدولت وہ اسی کرسی پر ہے تو تم اپنی ہر جیسمز
انسے کروا سکتے نہیں۔ "جنگ نہ کروانی ہے نہ کرنے
دینگے" ایسے نعرے ہم حکومت جی کے کانوں میں بولتے
رہیں گے اور جنگ کے خلاف آواز اُٹھاتے رہیں گے
چاہیے وہ ہمارے ملک کی بات ہو یا دوسرے ملک کی
سب انسان کی زندگی ایک جیسی ہونی چاہیے اور
سب کی ایک قیمت۔